اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۱۱ جلد ۹

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

۱۵۔ مئی سنہ ۱۹۳۵ء ۱۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۴ھ

فہرست مضامین

احمدی بہنوں کے نام میرا پیغام ۳-۶
اسلام کی صداقت ۷-۸
لجنات سے گذارش ۸-۱۰
کاشی کی سیر ۱۰-۱۳
چندہ کشمیر۔ رپورٹ سہ ماہی لجنہ اماء اللہ دہلی۔ ہدایت نسواں ۱۳-۱۵
چین سے ایک چٹھی ۱۵-۱۶
دلچسپ خبریں ۱۷-۱۸

مولوی عبد الواحد صاحب۔ بذریعہ لجنہ دہلی۔
محترمہ زینت آراء صاحبہ لکھنو۔
محترمہ عظمت خاتون صاحبہ قادیان۔
محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ بنارس

(سیکرٹری لجنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بادشاہ سلامت کی تقریر

"سلور جوبلی کی تقریب پر ملک معظم بالقابہ نے جو تقریر آلہ نشر صوت پر فرمائی وہ قادیان میں بھی سنی گئی۔ خلاصہ بالفاظ "پرتاپ" حسب ذیل ہے":۔

لندن۔ ۶۔ مئی۔ آج رات کو سلطنت کے نام براڈ کاسٹ پیغام میں بادشاہ نے کہا۔ کہ میں اپنے آپکو ان سالوں کیلئے جو میری زندگی کے باقی ہیں۔ آپکی خدمت کے لئے وقف کرتا ہوں۔ آج صبح جب میں چیرز دینے والے لوگوں کے درمیان میں سے گذرا۔ اور ان ۲۵ سالوں کا خیال کیا۔ تو بہت متاثر ہوا۔ میں اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ملکہ اور میں آپکا اپنے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میری رعایا اور مجھے بہت سی آزمائشوں اور مشکلات میں سے گزرنا پڑا۔ ان مشکلات کا ابھی خاتمہ نہیں ہوا۔ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ ابھی تک کچھ لوگ بیکار ہیں۔ میں ان بیکاروں سے ہمدردی اور انکی امداد کرنے پر زور دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اور پریشانیاں ہمارا انتظار کر رہی ہوں۔ لیکن اگر ہم نے اعتماد۔ استقلال اور اتحاد کیساتھ انکا مقابلہ کیا۔ تو خدا کی مدد سے ہم ان پر غالب آجائیں گے۔ میں مستقبل کے متعلق پُر امید ہوں۔ آپکو ہمیشہ اس امر کو یاد رکھنا چاہیے کہ آپ ایک بڑی سلطنت کے شہری ہیں۔ اس لئے آپکو اس کی خدمت کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ نوآبادیوں۔ کالونیز۔ ہندوستان اور اپنے ملک سے مجھے مبارکباد کے جو پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ اُن سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اپنی ڈائمنڈ جوبلی پر کوئن وکٹوریہ نے جن الفاظ میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا تھا۔ اپنے دل کے جذبات کے اظہار کیلئے ان سے بہتر الفاظ میرے پاس نہیں۔ کوئن وکٹوریہ کے الفاظ یہ تھے "میرے

قادیان میں ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقریب

۶ مئی۔ بعد نماز عشاء مستری قادر بخش صاحب کے وسیع مکان واقعہ محلہ دار الفضل میں زیر انتظام لجنہ اماء اللہ قادیان بہ تقریب سلور جوبلی ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے میجک لنٹرن کے ذریعہ ایک دلچسپ تقریر کی۔ بچوں کی تفریح طبع کے لئے چند رنگین سلائڈز جن میں کہانیاں اور سکوٹس کے کارنامے تھے۔ دکھانے کے بعد آپ نے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی گری ہوئی حالت اور خدا اور قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے علماء و عوام کی غیر وفادارانہ روش کا تذکرہ کرتے ہوئے مسیح موعود علیہ السلام کے مینارہ پر سے نزول کی روایت کی تشریح کی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم وفاشعاری اور تعاون کا ذکر کیا۔ اور لنڈن کے رنگین مناظر اور احمدیہ دار التبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا لنڈن میں ورود۔ کانفرنس مذاہب میں حضور کی شمولیت۔ حضرت امیر المؤمنین کا برائٹن میں خطبہ پڑھنا۔ مسجد لنڈن کی بنیاد اور اس کے افتتاح کے دلچسپ مناظر دکھائے۔ بعد ازاں آپ نے انگریز قوم کے پیغام اسلام پہنچانے اور سلطنت برطانیہ کے فرمانروا کے زیر سایہ پرامن تبلیغ کرنے کے احسان کو یاد دلا کر سلور جوبلی کے جشن کی تشریح کی۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ تعلیمیافتہ احمدی خواتین اس جلسہ میں بکثرت شامل ہوئیں۔

اِسی دن شام کو لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے

ایک سو ساٹھ غریب مستورات کو کھانا کھلایا گیا۔

۵ مئی احمدی مستورات نے سلور جوبلی کی خوشی میں شاندار جلسہ کیا۔۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

73

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء

احمدی بہنوں کے نام میرا پیغام

"ہمارے بھائی مکرمی عبدالواحد صاحب جو ایک عرصے سے دہلی میں مقیم تھے۔ جماعت احمدیہ کے کارکنوں میں سے ہیں۔ یہ ایک عرصہ تک بہت اخلاص و محبت اور نہایت ہمدردی کے ساتھ خدمت دین میں حصہ لیتے رہے اور وقتاً فوقتاً ہماری لجنہ کے بعض امور میں بھی تعاون کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ چنانچہ اب کچھ دنوں سے بہنوں کی واقفیت اور بچوں کی تربیت کیلئے آپ نے مضمونوں کا سلسلہ جاری کیا جس میں سے آپکا پہلا مضمون بہ عنوان "احمدی بہنوں کے نام میرا پیغام" اپنی بہنوں کے فائدے کے لئے مصباح میں درج کراتی ہوں۔"

(مبارکہ سلطان بیگم نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی)

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنیکی توفیق دی۔ اور اس طرح ہم نے خدا تعالےٰ کے فرمان کو قبول کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سلام اور درود اس محترم ہستی کو پہنچایا جسکا زمانہ پانے کے لئے بڑے بڑے بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ خواہش کرتے رہے۔ اور جس کے متعلق تمام مرسلین نے پیشگوئیاں کی ہیں اُس کی آمد اور نزول کا زمانہ جہاں بابرکت ہے وہاں فتن اور مصائب سے بھی پُر ہے۔ گو تمام انبیاء اور مامورین کے زمانوں میں مختلف قسم کی گمراہیاں رہی ہیں اور انبیاء کی بعثت کی غرض ان گمراہیوں کو دور کرنا تھی مگر اس زمانہ کے فتنہ کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیا گیا۔ اور تمام انبیاء اس زمانہ سے ڈرتے چلے آئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان فتنوں کے دور کرنے کے لئے ایک عظیم الشان ہستی کو مبعوث کیا گیا۔ اور اس کی بعثت کو رسول کریمؐ کی بعثتِ ثانی قرار دیا گیا۔

اسوقت تہذیب جدید فتنہ بنکر مختلف اقوام عالم پر نازل ہوئی ہے۔ اس تہذیب نے روحانیت سے دنیا کو دور پھینک دیا ہے۔ تمام کوششیں خدا پرستی سے ہٹکر دنیا پرستی اور حصول جاہ و جلال کے لئے صرف ہو رہی ہیں۔ مَیں یہ تعصب کی نظر سے نہیں کہتا بلکہ ایک لمبے عرصے تک خود ان لوگوں کے حالات اور لٹریچر کو مطالعہ کرنے کی بنا پر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے بڑا کام یہ تھا۔ کہ آپؑ اس فتنہ کو اپنے انفاس

طیبہ سے دور کر کے حقیقی اسلام کو قائم کریں۔ اسوقت اسلام پر سب طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ باہر سے دشمن حملہ کر رہا ہے۔ اور اس کے اندر اس کے نادان دوست اسلامی عقائد کو ایسے رنگ میں پیش کر رہے ہیں کہ اسلام کے ماننے والے اس سے متنفر ہو رہے ہیں۔ اور دشمن ان عقائد کی بنا پر اسلام اور رسول کریم ؐ کی ذات بابرکات پر حملے کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی اس بے کسی کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

ہندوستان کا ملک باوجود بہت سی گمراہیوں کے اس کے بد اثر سے محفوظ تھا لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ مادہ پرستی کی رَو کا اثر زیادہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ یہ رَو مردوں سے گزر کر اب عورتوں تک پہنچ گئی ہے۔ اور چونکہ ہندوستانی لوگ خصوصاً مسلمان اپنی بچیوں کو بہت کم مذہبی تعلیم دلاتے ہیں۔ اس کا اثر یہ ہے کہ باوجود تعلیمیافتہ کہلانے کے مذہبی طور پر اندھیرے میں رہتی ہیں اور اسلام کے متعلق ان کے دل میں طرح طرح کے وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ اسلامی مسائل مثلاً پردہ۔ طلاق۔ اور تعدد ازدواج کو لغو اور فضول مسائل سمجھتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسمیں بہت حد تک بعض مردوں کے بد نمونے کا بھی دخل ہے اور ان مسائل کو بعض حالات میں ضرورت سے زیادہ غلط طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے ان مسائل کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسوقت کے مسلمان بدعمل ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کے صحیح مغز پر عمل نہیں کرتے لیکن ان سطور سے میرا مقصد یہ بھی ہے کہ میں آپ کو اس خطرہ سے آگاہ کر دوں جو اس وقت ہندوستان کو پیش آ رہا ہے اور اس کی اصلاح کا کام آپ بہنوں کے سپرد ہے لیکن اس کے لئے دو امور نہایت ضروری ہیں۔ اول یہ کہ آپ ان مسائل کا صحیح علم حاصل کریں۔ تاکہ جو اعتراض ان مسائل پر کئے جاتے ہیں۔ ان کے جواب آپ آسانی سے دے سکیں۔ دوئم یہ کہ آپ اپنا عملی نمونہ ایسے رنگ میں پیش کریں کہ کسی کو اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں ایک اور ضروری امر کی طرف آپ بہنوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ ملک اور قوم کی فلاح و بہبودی کا بہت سا انحصار عورتوں کی ذات پر ہوتا ہے۔ وہ بچے جو کل کو ملک کے خادم اور قوم کے لیڈر بننے والے ہیں آپ کی گودوں میں پرورش پا رہے ہیں۔ ان کی صحیح تربیت ایسے رنگ میں کرنا کہ وہ اسلام کے سچے خادم بن جائیں۔ آپ بہنوں کا فرض ہے۔ بچے کے اخلاق کی بنیاد کی ذمہ دار اس کی ماں اور بہنیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ بچے میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ اور جس قسم کے حالات میں وہ اپنے آپ کو پاتا ہے اسی رنگ میں

رنگین ہو جاتا ہے۔ چونکہ بچے کا اکثر وقت گھر میں ماں اور بہنوں کی سوسائیٹی میں گزرتا ہے اس لئے ان کے اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ بہت سے بچے ماؤں کی کمزوری اور ناجائز لاڈ پیار سے تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور قوم کے لئے بجائے مفید ہونے کے بوجھ بنجاتے ہیں ٭

ہر قوم کی کوشش اسکے نصب العین کے مطابق ہوتی ہے۔ اور ہر قوم اپنے بچوں کو اپنی ضروریات کے مطابق ایک خاص رنگ میں ٹریننگ دینے کی کوشش کرتی ہے۔ ہمارا نصب العین تمام دنیا میں نیکی اور تقویٰ قائم کرنا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم نے تمام دنیا سے لڑائی مول لی ہے۔ شیطان اسوقت اپنی پوری طاقت سے حملہ کناں ہے۔ پس ہمیں اپنے نصب العین کے مطابق کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے بچوں کو صحیح اسلامی تعلیم دیکر تقویٰ کی چادر اوڑھا دینی چاہیئے۔ اور ہر رنگ کے اخلاق فاضلہ پیدا کر کے قربانی کی روح پیدا کر دینی چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ بزدلی ایک خطرناک مرض ہے اس سے ہمیشہ اپنی اولادوں کو بچاؤ۔ ان کے اندر بلند ہمتی اور وسیع حوصلگی اور جوانمردی پیدا کرو۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ مغرور ہوں بلکہ وہ مؤدب ہوں۔ لیکن خوشامد پسندی سے انکی زبانیں اور کان ناآشنا ہوں۔ وہ جوانمرد تو ضرور ہوں لیکن دلوں کے نیک اور حلیم اور دنیا کے ہمدرد ہوں۔ گو وہ دشمن کے مقابلے میں گردن کو بلند رکھنے والے ہوں۔ لیکن اسلام کی خاطر قربانی کے بکرے کی طرح ذبح ہونے کے لئے تیار رہیں۔ بے کسوں اور بے بسوں کے خادم اور یار و مددگار ہوں۔ وہ شیطانی طاقتوں کو پاش پاش کر کے روحانیت اور پاکیزگی کے قلعے تعمیر کرنیوالے ہوں۔ وہ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا علم حاصل کر کے اس پر عامل ہوں اور اسے دنیا میں پھیلانے کی تڑپ رکھیں ٭

ہماری بہنوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ فرض کوئی معمولی فرض نہیں۔ بلکہ موجودہ زمانے میں جبکہ ہر طرف گمراہ کن سامان موجود ہیں نہایت ہی نازک اور مشکل مسئلہ ہے۔ لیکن اگر آپ خدا تعالےٰ کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے نیک نیتی سے اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیںگی تو انشاء اللہ تعالےٰ اس کے نتائج نہایت ہی نیک ہوں گے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ حضرت ہاجرہؑ والی قربانی آپ بہنوں کے دلوں میں ہو۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسے بچے آپ کی گودوں سے پرورش پا کر نکلیں جو ہر وقت اسلام کی خاطر اپنا سر دینے کے لئے تیار رہیں۔ آپ **خولہ** بنیں جس نے میدانِ جنگ میں کفار کے منہ پھیر دیئے تھے۔ آپ اپنے بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے عملی مظہر بنیں ٭

اس وقت ہمارا حسینؓ یعنے اسلام جنگ میں ہے اور دشمنوں کے نرغہ میں گھرا ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس لئے اے میری پیاری بہنو! میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ حضرت حسینؓ کی ہمشیرہ حضرت زینبؓ کی طرح اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوجائیں۔ اور آپ اپنے اندر وہ جذبہ پیدا کریں۔ جو اُحد کی جنگ میں ایک انصاری عورت نے دکھایا تھا۔ جس کو خبر دی گئی تھی کہ اسکے بچے باپ اور بھائی سب جنگ میں شہید ہوگئے ہیں لیکن اس نے ہر بار یہی جواب دیا کہ مجھے بتاؤ رسُول پاکؐ کا کیا حال ہے۔ اور جب رسُول پاکؐ کے زندہ اور سلامت ہونے کی خبر اسے ملی تو اس نے کہا کہ اگر حضورؐ زندہ ہیں تو کسی کی موت کی پرواہ نہیں۔ اسلام اسوقت ہم سے ہر قسم کی قربانی چاہتا ہے۔ پس ہم جیسے صحابہؓ کے بروز ہیں ویسے ہی ہمیں صحابہؓ کی سی قربانیاں بھی کرنی چاہئیں
کوئی قوم دنیا میں ترقی نہیں کرسکتی جبتک کہ مشکلات میں سے نہ گزرے اور انتہائی درجہ کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ شیطان اسوقت اپنی طاقت کو خطرہ میں پاکر ہر رنگ میں ہمارے مقابلہ پر مصروف پیکار ہے۔ اور مختلف رنگوں میں کوشش کیجارہی ہے۔ کہ اس خدائی جماعت کو پیس دیا جائے جبقدر یہ مقابلہ سخت ہوتا جائیگا اسی قدر قربانی کا مطالبہ بڑھتا جائیگا اور اسلام اور احمدیت کے پودے کو بارآور کرنے کے لئے ہمیں اسے سینچنا ہوگا۔ تاکہ یہ پودا تناور درخت ہوکر تمام عالم کو اپنے سایہ تلے لے لے اور اس پر روحانی پرند رنگارنگ کے لباسوں میں ملبوس ہوکر توحید الٰہی کے ترانے گائیں۔

یاد رکھو! قوم کا مستقبل بہت حد تک آپ بہنوں کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے زیر تربیت بچوں کو خالدؓ۔ ضرارؓ جیسے جرنیل بناؤ۔ صادق اور نیرّ جیسی رُوح اُن کے اندر پیدا کرو۔ مبارک ہیں وہ مائیں جن کی گود میں حضرت عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی نعمت اللہ صاحب شہید جیسے بچے پرورش پائیں۔ مبارک ہیں وہ گھرانے جنمیں شمس اور مجاہد جیسی ہستیاں پیدا ہوں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کا دین ضرور پھیل کر رہیگا۔ کیونکہ یہ ازل سے مقدر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:-

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

پس اس زمانے میں شیطان کی شکست اور مقدسوں کی فتح یقینی ہے۔ مگر مبارک ہیں وے جو اس فتح کے قریب لانے میں ممد ہوں۔

اللہ تعالےٰ آپ بہنوں کو بھی اور مجھے بھی اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق دے۔ ہم آستانہ الٰہی پر جھک جائیں۔ اور ہمارا ہر لمحہ اسی کی رضا حاصل کرنے کے لئے صرف ہو۔ ہم اُسکا نام دنیا میں بلند کرنے والے ہوں۔ اور ہمارے ذریعے خدا کا جلال ظاہر ہو۔ آمین۔

(جماعت احمدیہ کاونے کا خادم خاکسار عبدالواحد احمدی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلام کی صَداقت

اِسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونیوالو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

دُنیا کے تمام مذاہب پر غور و خوض کرنے اور ان کی حقیقت کو مدنظر رکھنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب کوئی مذہب مکمل اور سچا نہیں ہے۔ کیونکہ ان مذاہب میں وہ خدا کے برکات اور فیوض نہیں پائے جاتے۔ اسکے پاک نام کا صحیح طور پر ذکر اور اس تک پہنچنے کی کوئی راہ راست نہیں ہے۔ خدا نے ان مذاہب کی حفاظت چھوڑ دی۔ اور ان کے مقابلہ پر اسلام کو دنیا میں قائم کیا۔ اور ان سب پر اسلام کو فضیلت دی۔ اس کا سرچشمہ اور منبع وہ خود ہی ہے۔ قدرت کاملہ نے یہ نظام مقرر کیا تھا کہ پہلے دنیا کی ہر قوم و ملک میں نبی آئے اور وہ اپنا کام کر کے دنیا سے رخصت ہوئے۔ لیکن اب چونکہ ہر قوم و ملت میں نبی آنیکی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ ایسے شخص کی ضرورت تھی۔ جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ہو۔ اسلئے جب عرب کی سرزمین بدیوں اور بداعمالیوں سے پُر ہو گئی ہر طرف کفر و ضلالت کی گھنگور گھٹائیں چھا گئیں مخلوق خدا اپنے خالق حقیقی کو بھول گئی تو غیرت ایزدی متحرک ہوئی۔ اور اس کی رحمت کا ظہور ہوا۔ اس نے اپنے فرستادہ اور مرسل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ خدا کے اس سچے فرستادہ نے عرب جیسے وحشی ملک میں وہ کام کر دکھائے جو آج دنیا میں نمونہ ہیں۔ آپ نے توحید کا ڈنکا بجایا آپ نے دنیا کو بینظیر تعلیم دی۔ آپ تمام دنیا کے لئے مجسمہ رحمت بنکر آئے۔ تمام مذاہب کو پھر ایک راہ پر لانے کے لئے اسلام کو قائم کیا۔ آپ پر قرآن کریم حقایق و معارف کا گنجینہ نازل ہوا۔ غرض اسلام ہی وہ صحیح راہ بتاتا ہے جس سے خدا کی سچی رضا اور اسکی محبت حاصل ہو۔ اور وہی خدا سے ملانیوالی تمام راہیں ہمیں سکھاتا ہے۔ اسلام ہمیں دنیا میں زندگی بسر کرنیکا طریقہ بتلاتا ہے۔ اسلامی تہذیب ایک زبردست تہذیب ہے۔ اسلام تمام دنیا کے مذاہب پر سبقت لے گیا ہے۔ اسلام دنیا میں ایک نور ہے۔ اس کی تعلیم پاکیزہ تعلیم ہے۔ اسنے خلق عظیم اور احسان عمیم کا نمونہ قایم کیا۔ اسلامی عبادت صحیح اور سچی لطیف عبادت ہے۔ یہ انوار و برکات کا چشمہ ہے۔ یہ خدا کا مذہب ہے خدا کی گود میں پلا ہے۔ اسلام کے سچے اور مکمل مذہب ہونے کا کتنا بڑا نشان خدا نے قائم کیا ہے۔ کہ وہ خود ہی اس کی حفاظت کرتا آیا ہے۔ چنانچہ دیکھو! جب اسلام کی حالت ابتری کو پہنچی۔ اسنے اپنے مرسل و مامور کو اس کی حفاظت کے لئے کھڑا کیا۔ آج دنیا پر جہالت اور تاریکی کے بادل امنڈ امنڈ کر آ رہے ہیں۔ خلق خداوندی اپنے مالک حقیقی کو بھول گئی۔ ہر طرف ظلمت اور بیدینی پھیل گئی۔ تمام دنیا کے لوگ بدی شرک بدعت میں مبتلا ہو گئے۔ تب رب العالمین نے دنیا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح کے لئے چودھویں صدی کے سر پر ایک بدر کامل مبعوث فرمایا جو محمدیؐ نبوت کا عکس لیکر اسی اُمت میں سے آیا۔ اس کے آنے سے دنیا میں ہیجان پیدا ہوگیا۔ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوئے۔ مبارک ہستیوں نے اس بدر کامل سے روشنی حاصل کی۔ اور اسے قبول کیا۔ اور نور حاصل کیا۔ دنیا کے اندھوں نے انکار کیا خدا کے غضب کے مورد ہوئے۔ اس کے عذاب کے وارث ہوئے۔ ماننے والوں نے بڑی ترقی حاصل کی۔ ان خوش نصیبوں نے خدا کی مدد اور نصرت سے گلشن اسلام کی آبپاشی کی اور اس کو سرسبز و شاداب کیا۔ چنانچہ اسلام کیسی سرسبزی و شادابی کیساتھ لہلہا رہا ہے۔ اور وہی برکات مسیح صادق کی طرح انوار کا ظہور ہو رہا ہے۔ اس بدر کامل نے اپنی روشنی سے ہزاروں کو منور کیا۔ تاریکی اور ظلمت کی راتوں میں نوری راہنمائی کی۔ اس نے ہر ملک و قوم تمام دنیا کو اسلام کی دعوت دی۔ اور حق کیطرف بلایا۔ ع

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اس بدر کامل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقائق و معارف کے دریا بہائے۔ دنیا کو صحیح اور غلط کا امتیاز کرایا۔ لوگ بڑی بڑی غلطیوں میں مبتلا تھے۔ انکو صحیح اور سیدھی راہ بتائی تمام دنیا کی جہالت اور تاریکیاں مٹائیں۔ انہوں نے قرآن شریف کا مغز سمجھایا خدا سے ملانے والی راہیں اسکی محبت اور رضا حاصل کرنا بتائی۔ آپؑ کو ماننے والی جماعت اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی مصداق اور صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت ہے۔

پس اے دنیا کے لوگو! اسلام ہی حق کا چشمہ ہے یہ صدق و برکات اور معرفت و انوار کا بحر بےکنار ہے دُنیا میں آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ پس جلد اسے قبول کرو یہی ہمیں ابدی زندگی عطا کرے گا۔ ع

مجھکو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے
شادابی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں
سب خشک ہوگئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے

(خاکسارہ راقمہ زینت آرا بنت سیٹھ خیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ۔ پنجاب سائیکل ورکس امین آباد پارک)

بیرونی لجنات و غیر لجنات سے گزارش

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر فرمایا تھا کہ جہاں پر لجنہ قائم نہیں وہاں پر لجنات قائم ہونی چاہئیں۔ اور جہاں پر لجنہ اماء اللہ قائم ہیں انکے قواعد میں تو یہ پہلے سے ہی ہے کہ اپنی تعداد کو محدود نہ رکھیں بلکہ جہاں تک بڑھ سکے بڑھائیں اس طرح جہاں مالی حالت مضبوط ہوسکتی ہے وہاں کثرت افراد کے مطابق اپنے کاموں کو وسیع کرسکتی ہیں۔ ایسی انجمنیں قائم ہونے کے متعلق حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جن اغراض و مقاصد اور فوائد کو ہمارے لئے مدِ نظر رکھا ہے ان میں سے چند موٹی موٹی اغراض یہ ہیں:-

اوّل یہ کہ انجمن کی صورت میں باہم مل کر اپنے اخلاق و روحانیت کی اصلاح کریں۔

دوم گھروں میں بے کار بیٹھے جھگڑے و فساد خواہ مخواہ کی چھیڑ خانیوں سے بچی رہیں گی۔

تیسرے بات با دلائل کرنیکا ملکہ پیدا ہوگا۔

چوتھے اپنی اولادوں کی احسن طور پر تربیت کرکے اور خدمت اسلام و اشاعت اسلام کے لئے اپنے بازوؤں کو مضبوط کریں۔

چنانچہ جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے اسوقت ہر ماں کو خنساءؓ جیسی ماں بننے کی ضرورت ہے اور ہر عورت کو ہندہ جیسی عورت بننا چاہیئے۔ اسوقت بعض حکام بھی ہمارے خلاف ہیں۔ اور رعایا بھی ہماری مخالفت میں چوٹی سے ایڑی تک کا زور لگا رہی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ گو ہم اس وقت ہر طرح آرام و استراحت کے سامانوں میں امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر وہ وقت آگیا ہے کہ اس خیال کو کسی وقت بھی دل سے نہ نکالیں کہ ایسے حالات میں ایسے وقت کا امکان ہوسکتا ہے کہ واللہ عالم ہمیں کل کو جنگلوں اور کانٹوں اور پتھروں میں بسیرا کرنا پڑے گو آخر فتح ہماری ہی ہے مگر وقتی مصائب و آلام کا سامنا تو کسی نہ کسی رنگ میں کرنا ہی پڑیگا۔ جیسا کہ صحابہ کرام و صحابیات کو کرنا پڑا۔

پس ہر ماں کو چاہیئے کہ حضور کے ارشاد کے ماتحت اپنی اولاد کو محنتی اور جفاکش دلیر بنائے انکا اصل مقصد ان کے سامنے رکھے۔ زمانہ حال و مستقبل سے انکو آگاہ کرتی رہے۔ پچھلے عید الفطر کے خطبہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ عورتوں کو مرد بننا چاہیئے یعنی اپنے اندر ایسی شجاعت و دلیری پیدا کریں کہ دینی خدمت و قربانیوں کے لئے ہر وقت تیار ہوں اور اپنے ان مردوں کو جو دینی کاموں میں سستی و غفلت برتتے ہیں چست و بیدار کریں اور جن کے جوش ابھرتے اور پھر ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں ان کے جوشوں کو ابھارتی رہیں۔ اور یہ امر تو واضح ہے کہ مردوں کا ہوشیاری کے ساتھ کام کرنے کا انحصار عورتوں پر ہے۔ کیونکہ جسوقت مرد دینی کام و خدمت کے لئے نکلتا ہے اور عورت ذرا سا بھی اگر اپنے چہرے سے فکر و غم کا اظہار کرتی ہے تو مرد ہرگز باہر تسلی سے کام نہ کر سکیگا۔ بلکہ اسکو پیچھے کی فکر لگی رہیگی۔ اور بیوی کی صورت سامنے رہیگی اس لئے ہمیں چاہیئے نہایت خندہ پیشانی و دلیری سے انکی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے گھر سے بھیجیں۔ تا وہ بے فکر تسلی و ہوشیاری سے تبلیغی کام کر سکیں اسی طرح بچوں کا چستی و ہوشیاری کے ساتھ کام کرنے کا انحصار ماؤں پر ہے۔ اگر بچے کو ماں کسی دینی خدمت کے لئے بھیجتی ہے اور ساتھ ہی محبت و پیار سے ہمدردانہ الفاظ بھی کہتی ہے تو بچہ کبھی کسی قربانی و خدمت میں برسرِ بام نہ پہنچیگا۔ بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ہی گھومتا گھامتا ماں کی محبت میں گھر پر واپس آرہیگا۔ اس لئے چاہیئے کہ ہر ماں اس خنساء عورت جیسا دل پیدا کرے جس نے اپنے چاروں بیٹوں کو بلا کر اپنے حقوق یاد دلا کر کہا کہ ان حقوق کا بدلہ میں تم سے یہ چاہتی ہوں کہ جنگ میں جاؤ اور یا تو فتح حاصل کر کے آنا یا مارے جانا ناکامی کی حالت میں مجھے منہ نہ دکھانا۔ ایسے برجستہ الفاظ و دلیرانہ رنگ میں بچوں کی ہمت افزائی کرتے ہوئے گھر سے بھیجیں۔ تا ان کے مدنظر ہو کہ ہمنے کچھ تبلیغی کام کر کے آنا ہے۔ ناکامی سے واپس گھر والوں کو منہ نہیں دکھا سکتے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں مائیں دینی ذمہ واری کو خاص طور پر سمجھیں اور ان کو دین سے غافل بد دل سست بنانے کی بجائے چست ہوشیار تکلیف برداشت کرنے والے بنائیں ؎

(ناچیز عظمت خاتون نائبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
قادیان دارالامان)

مصباح کی توسیع اشاعت

مصباحی بہنوں کو کئی مرتبہ تاکید کی جاچکی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر و اقرباء میں مصباح کی اشاعت بڑھائیں تاکہ مصباح جلد سے جلد اپنے اخراجات آپ ادا کرنے کے قابل ہو جائے اور پھر ہفتہ وار کیا جاسکے۔ اگر مصباحی بہنیں ہمت کریں اور یہ عزم کرلیں کہ چند روز ہی میں اس کی اشاعت ایک ہزار کر دینی ہے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ؎

(مینجر)

کاشی کی سیر

کاشی یعنی بنارس شہر

ہندوؤں کا مشہور مقام ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہندو قوم کا سب سے بڑا تیرتھ ہے۔ اس کو ہندو ایسا متبرک اور پاک مانتے ہیں کہ یہاں مرنا ہی ان کے نزدیک گناہوں سے پاک ہو کر نجات حاصل کرنا ہے ان کا خیال ہے کہ جو بنارس میں مر جائے وہ سیدھا بلاشبہ سورگ یعنی جنت کو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے بوڑھے مرد اور عورتیں غیر علاقوں سے آکر یہاں محض اسواسطے پڑے رہتے ہیں کہ ہماری یہیں موت ہو۔ اسکے علاوہ بہت سے بنگالی ہندو ایسے جو کہ اپنے اصلی ملک بنگال کو چھوڑ کر اسی غرض سے یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں کہ ان کو نجات حاصل ہو جائے پرانے زمانے کی بُت پرستی اور شرک کا نمونہ یہاں اب بھی نظر آتا ہے۔ ایک ایک گلی میں کئی کئی مندر ہیں جن میں پتھروں کے بت بنا کر رکھے گئے ہیں جن کی رات دن پوجا کی جاتی ہے۔ اُن میں سے بعض بُت اُن دیوتاؤں کے ہیں جن کا ذکر ان کی مذہبی کتابوں میں آتا ہے۔ جیسے مہادیو اور پاروتی اور اندر وغیرہ اور بعض بُت اُن انسانوں کے ہیں جنکو یہ اوتار کہتے ہیں۔ جیسے شری رام چندر جی اور شری کرشن جی اور ان کی بیویاں سیتا جی وغیرہ اور بعض مندروں میں صرف ہنومان کا بت ہے۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہنومان کے متعلق ہندوؤں کا خیال ہے کہ جب راون لنکا کا راجہ سیتا جی کو اُٹھا کر لنکا میں لے گیا۔ تب اُسکو واپس لینے کے لئے شری رام چندر جی نے راون سے جنگ کیا۔ تو اِس ہنومان نے اپنی فوج کے ساتھ شری رام چندر جی کی جنگ میں مدد کی تھی۔ اسی لئے آجتک یہ لوگ اس ہنومان کو متبرک مان کر اُس کی مورتی مندر میں رکھتے اور اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ہنومان کی مورتی جن مندروں میں ہے ان کو ہنومان جی کا مندر کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ گائے کے بت مندروں میں رکھے گئے ہیں۔ رات دن ان سب بتوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ یہاں بت پرستی کی یہ حالت ہے کہ جدھر آنکھ اٹھاؤ مندر ہی مندر نظر آتے ہیں۔ اور ان میں پجاری گا بجا رہے ہیں۔ مندروں کے علاوہ مکانوں پر بھی بت بنا کر رکھے ہوئے ہیں۔ یہاں سب سے بڑا مندر شیو ناتھ جی کا ہے۔ کئی ایک کمرے ہیں جن میں بعض میں تو مہادیو وغیرہ کی مورتیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اور بھی کئی بڑے بڑے پتھروں کے بُت بنا کر رکھے ہوئے ہیں۔ اور مندر کے آگے ایک گائے کا بہت بڑا بت ہے جو مندر کی جان ہے۔ یعنی جس کے نام پر مندر کا نام ہے وہ کیا ہے وہ سنگِ مرمر کے چھوٹے سے حوض میں کالے پتھر کا مرغی کے انڈے کی شکل کا ایک انڈا سا کھڑا کیا ہوا ہے۔ جسکا وزن قریباً تین ۳ پاؤنڈ ہوگا۔ یہ مہادیو سے منسوب ہے مہادیو کے ایک سو نام ہیں۔ ان میں سے ایک نام وشو ناتھ بھی ہے اسلئے اس مندر کو وِشو ناتھ جی کا مندر کہتے ہیں اس پر ہر وقت عورتیں اور مرد پھولوں کی بارش برساتے رہتے ہیں۔ اور اس کو پوجتے ہیں۔ صبح چار بجے سے لیکر رات کے ساڑھے گیارہ بجے تک اسقدر لوگ پوجا کرنیوالے آتے ہیں۔ کہ اس گلی میں سے چلنا مشکل ہوتا ہے۔ جو مندر کو آتی ہے۔ اس مندر کی اتنی عزّت ہے کہ ہر وقت اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ پجاری ہر وقت دروازوں پر کھڑے رہتے ہیں۔ باہر سے آنیوالے لوگوں کو مندر کا درشن کراتے ہیں۔ اور ان سے پیسے وصول کر لیتے ہیں۔ بہت سے برہمنوں کا گزارہ محض اسی پر ہے کہ باہر سے آنیوالے لوگوں سے درشن کرا کے پیسے وصول کئے جائیں۔

گلی کوچوں میں گائے اور سانڈ اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے ہیں۔ ان کی بھی لوگ پوجا کرتے ہیں میرے استاد نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ ہندوؤں کے بعض محلوں میں سادھو بالکل ننگے گلی کوچوں میں ادھر اُدھر بلا تکلف گھومتے پھرتے ہیں۔ ہندو لوگ ان کو چونکہ پاک اور متبرک مانتے ہیں۔ اسلئے ان کو کوئی نہیں کہتا کہ تم کیوں ننگے عورتوں میں گھوم رہے ہو۔ شہر کے پاس سے دریائے گنگا بہتا ہے جس کے متعلق ہندوؤں کا خیال ہے۔ کہ یہ سورگ سے نکل کر مہادیو کے سر کے بالوں سے ہوتا ہوا زمین پر آگیا۔ جو اس میں نہائیگا۔ اسکے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اسی واسطے ہر وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سینکڑوں ہندو مرد اور عورتیں اس میں نہاتے نظر آتے ہیں۔ خواہ کتنی ہی سردی ہو صبح چار بجے ہی ہندو مرد اور عورتیں اُس میں جاکر نہاتے۔ اور جب کبھی سورج یا چاند کو گرہن لگتا ہے تو اتنے لوگ باہر سے نہانے آتے ہیں۔ کہ میونسپلٹی کو انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر میونسپلٹی انتظام نہ کرے تو یقیناً سینکڑوں بوڑھے مرد اور عورتیں لوگوں کے پاؤں سے کچل کچل کر مرجائیں۔ شہر سے چار میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے جسکا نام سارناتھ ہے اس کو بدھ مذہب کے لوگ بہت متبرک مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مہاتما بُدھ نے ۲۹ برس کی عمر میں اپنا گھر بار چھوڑ کر بودھ گیا مقام پر سات برس لگاتار تپسیا کی۔ بودھ گیا علاقہ بہار میں گیا نام شہر سے سات میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ لگاتار سات برس تپسیا کرنے کے بعد جب ایشوری گیان ملگیا یعنی جس لئے وہ تپسیا کر رہے تھے وہ چیز ان کو مل گئی۔ تب وہاں سے اُٹھکر مہاتما بدھ اس سارناتھ مقام پر آگئے۔ اور اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کی۔ اب اس مقام پر پرانی عمارتوں کے بہت سے کھنڈر نظر آتے ہیں۔ جنکو گورنمنٹ نے کھدوایا اور بہت سے بُت مہاتما بدھ کے اور کئی لوگوں کی مورتیاں بھی نکلی ہیں۔ ان کو گورنمنٹ نے ایک مکان بنواکر اس میں رکھدیا ہے۔ جسکو لوگ جاکر دیکھتے ہیں۔ سُنا جاتا ہے۔ کہ راجہ اشوک نے بدھ مذہب کو قبول کیا تو اس نے یہاں سارناتھ میں بہت بڑی یونیورسٹی بنوائی تھی۔ اور یہ کھنڈر اس یونیورسٹی کی عمارتوں کے ہیں اب پھر بدھ مذہب والوں نے اس مقام کو آباد کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایک بہت بڑا پتھر کا مندر بنوایا ہے۔ جس پر قریباً ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اس میں مہاتما بدھ کا ایک وہ بُت یعنی مورتی بناکر رکھی گئی ہے جو کہ پیتل کی بنی ہوئی ہے۔ بدھ لوگ صبح شام اس کی پوجا کرتے ہیں۔ ایک سکول بھی اب بدھوں نے وہاں قایم کیا ہے۔ یہ بھی سنا جاتا ہے کہ اب پھر بدھ مذہب والے یہاں ایک یونیورسٹی قایم کریں گے۔ مندر کے قریب ہی ایک چھوٹا سا پیپل کا درخت ہے۔ جسکو بدھ مذہب کے لوگ بہت متبرک مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بودھ گیا مقام پر جس پیپل کے نیچے مہاتما بدھ نے سات برس تپسیا کر کے گیان حاصل کیا تھا۔ اس پیپل کی ایک شاخ لیجاکر راجہ اشوک کی لڑکی نے انوُرادھاپور مقام جزیرہ لنکا میں گاڑدی جو کہ ایک پیڑ ہوگیا۔ اُس پیڑ کی ایک شاخ یہاں لاکر گاڑی ہے جو یہ اب چھوٹا سا پیپل کا درخت نظر آتا ہے۔ اس مقام پر جین مذہب والوں کا بھی ایک مندر ہے۔ جس میں کوئی بُت نہیں۔ مگر سُنا ہے۔ کہ اس میں اُن ننگے آدمیوں کی تصویریں ہیں جنکو جین لوگ متبرک اور پوتر اور اپنے بزرگ مانتے ہیں۔ یہ لوگ بجائے اس کے کہ بتوں کو اپنے مندر میں رکھیں یہی زیادہ مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے پہلے بزرگوں کی ایسی تصویریں جنھیں وہ ننگے دکھائی دیں مندروں میں رکھی جائیں۔ جین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کا بانی مبانی وہ آدمی تھا جنکا نام مہا بیر جین تھا اسی کے نام پر اس کے مذہب کا نام جین مت یعنی جین مذہب رکھا گیا۔ اس جین مذہب کا سب سے بڑا اصول یہ ہے۔ کہ کسی کی جان نہ ماری جائے۔ اسی واسطے بعض جینی پانی بھی چھان کر پیتے ہیں۔ تاکہ اسکے ساتھ کوئی کیڑا پیٹ میں نہ چلا جائے۔ بات دراصل یہ تھی کہ ویدوں میں جو ہر قسم کے جانوروں کی قربانی کا ذکر اور اس حکم کے مطابق ویدک دھرمی حیوانوں کی قربانیاں کرتے تھے۔ جس قربانی میں گھوڑا کاٹ کر اور پکا کر کھایا جاتا تھا۔ اس کا نام اشومیدھ یگیہ ہے۔ اور ایک قربانی تھی اس کا نام گومیدھ یگیہ ہے۔ اس کے علاوہ شرادھ میں ہر قسم کا گوشت ہوتا تھا۔ تو ویدک دھرم کی ان بیسیوں قسم کی قربانیوں کو دیکھکر جن مہابیر جین وغیرہ نے بُرا منایا۔ اس لئے اپنے جین مذہب میں اِن ویدک قربانیوں کو روکنے کے لئے اپنے مذہب کی بنیاد ہی اس بات پر رکھی کہ جیو ہتیا نہ کرنا ہی پرم دھرم (حقیقی اور اعلیٰ مذہب) ہے۔ یہی حال بدھ مذہب کا ہے۔

بنارس کی مشہور چیزوں میں سے ایک سنسکرت کی پڑھائی ہے۔ گویا کہ ہندوستان میں یہی ایک شہر ہے جس میں سنسکرت اس کثرت سے پڑھائی جاتی ہے۔ کہ جس کی نظیر اور کسی شہر میں نہیں ملتی۔ یہاں گلی گلی میں اس کے پاٹ شالے (اسکول) ہیں۔ جن میں گدیوں پر بیٹھے پنڈت لوگ سنسکرت پڑھاتے ہیں۔ ہندوستان کے ہر حصّے کے لوگ یہاں محض سنسکرت پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ پنجاب۔ بہار۔ بنگال۔ لنکا مالابار وغیرہ کے طلباء یہاں دکھائی دیتے ہیں۔ مگر ایک خاص بات یہ سنی جاتی ہے۔ کہ علم ادب۔ جوتش گرامر۔ ویدانت اور پُرانوں کے پڑھنے پڑھانیوالے بہت سے ملتے ہیں۔ مگر وید کے پڑھنے اور پڑھانے والے ایک فیصدی بھی نہیں ملتے۔ دوسری بات قابلِ ذکر یہ ہے۔ کہ پڑھانیوالے پنڈتوں کے تعصب کی یہ حالت ہے۔ کہ غیر ہندو۔ مسلمان عیسائی وغیرہ کو سنسکرت پڑھانا تو درکنار اس کمرے میں ان کا پاؤں رکھنا بھی گناہ سمجھتے ہیں جس میں سنسکرت پڑھائی جاتی ہے۔ ان کے اس سلوک سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ ویدک دھرم میں رواداری کہانتک ہے۔

(خاکسارہ کنیز فاطمہ خانم بنت عبدالرشید خاں از بنارس)

چندہ کشمیر اور احمدیہ مستورات

میاں احمد الدین صاحب زرگر محصل چندہ کشمیر ریلیف فنڈ نے مندرجہ ذیل رقوم مستورات سے وصول کر کے ارسال کی ہیں۔ جن بہنوں نے اس چندہ میں حصّہ لیا ہے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز احمدی مستورات سے درخواست ہے۔ کہ جہاں میاں احمد الدین صاحب زرگر جائیں۔ وہاں کی مستورات ان کے ساتھ تعاون کر کے چندہ کشمیر کی وصولی میں ان کی مدد کریں۔

قصور۔ اہلیہ صاحبہ ملک عبدالرحمٰن صاحب ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب ۶ - بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب ۶ متفرق
چکوال - اہلیہ صاحبہ شیخ محمد عبداللہ صاحب ۱۰ - اہلیہ صاحبہ میاں شمس الدین صاحب ۸
عائشہ بی بی دختر میاں شمس الدین صاحب ۱۰ - اہلیہ صاحبہ میاں محمد امین صاحب ۸
اہلیہ صاحبہ حاجی محکم الدین صاحب ۱۰ - اہلیہ صاحبہ شیخ فضل کریم صاحب ۱۰
اہلیہ صاحبہ شیخ محکم الدین صاحب ۸ - اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالعزیز صاحب ۸
والدہ صاحبہ محمد یوسف صاحب ۸ - اہلیہ صاحبہ شیخ فتح علی صاحب ۸
اہلیہ صاحبہ شیخ شمس الدین صاحب گکڑالوی ۱۰ - اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد گل صاحب ۱۰
عائشہ بی بی صاحبہ ۱۰ - اہلیہ صاحبہ نور الٰہی صاحب ۸ - مائی بھاگ بھری
کی معرفت مختلف مستورات سے ۱۲ر
جہلم مستورات سیکرٹری صاحبہ ۶ مختلف مستورات کیطرف سے ۱۲
(خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

رپورٹ سہ ماہی لجنہ اماء اللہ دہلی

جنوری خدا کے فضل سے سال رواں کے اجلاس بھی باقاعدہ ہوتے رہے۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ حتی الوسع اخلاص و محبت سے کام کرتی رہیں لیکن سکرٹری صاحبہ کی علالت کی وجہ سے رپورٹ میں کوتاہی ہو گئی۔ اس دفعہ جنوری کا ۱۳ر جنوری کو جلسہ نئی دہلی بابو عبدالحمید صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پُرجوش تقریر کی۔ پھر اہلیہ صاحبہ بابو غلام حسین صاحب نے مضمون سنایا کہ ایمان کیا ہے۔ آپ نے اس کی خوب واضح شرح کی جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد سکرٹری صاحبہ نے جمعۃ الوداع کا خطبہ فرمودہ حضرت امیر المؤمنین پڑھا۔ پھر ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ نے مضمون سُنایا جو اسلامی تعلیم کی خصوصیات پر تھا۔ اس کے بعد آپ نے شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوا۔

فروری ۱۵ر فروری۔ اس جلسہ میں ریزولیوشنز پاس ہوئے تھے۔ اور عہدہ داروں کا انتخاب تھا۔ اِس لئے تقریروں کا سلسلہ بند رہا۔ عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔ اور ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے۔ دعا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

مارچ کا جلسہ محترمہ جنابہ سکرٹری صاحبہ نے مسئلہ طلاق پر مضمون سُنایا جو مدلل اور مؤثر تھا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے تعدد ازدواج پر مضمون سُنایا۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ غلام حسین صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ازواج کے ساتھ سلوک بیان کرتے ہوئے وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روشنی ڈالی۔ ہمشیرہ صاحبہ شیخ خادم حسین صاحب نے اسلام میں عورت کی حیثیت پر مضمون سنایا۔ جلسہ نہایت شاندار ہوا یکصد سے زیادہ مستورات تھیں۔

اپریل کا جلسہ محترمہ سکرٹری صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ خطبہ جمعہ سنایا جو حضور نے ۲۲ر فروری کو فرمایا تھا۔ اس کے بعد مال سکرٹری صاحبہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب نے مومن اور اس کی عملی زندگی پر تقریر کی۔ پھر اس خاکسارہ نے بچوں کی تربیت اور "مستورات کا مقدس فرض" پر مضمون سُنایا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلزار بیگم صاحبہ بنت بابو غلام حسین صاحب نے مضمون سنایا جو دلکش اور مؤثر تھا۔ اسکے بعد محترمہ جنابہ اہلیہ صاحبہ غلام حسین صاحب نے مضمون سنایا کہ اسلام خدا تعالےٰ کی محبت کس طرح پیدا کرتا ہے۔ آپکا یہ مضمون بھی دل میں سرور اور لذتِ ایمانی پیدا کرنیوالا تھا۔ صاحب خانہ (بابو غلام حسین صاحب) نے چائے کی دعوت دی۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ پھر سب بہنوں نے ملکر مغرب کی نماز باجماعت ادا کی ۞ فقط زیادہ والسلام

(مبارکہ سلطان نائب سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی)

ہدائیت نسواں

اس خادم نے ایک نہائیت مفید اور اعلےٰ کتاب "ہدایت نسواں" کے نام سے چھپوا کر شائع کی ہے۔ ایڈیٹر صاحب "مصباح" "الحکم" "الفضل" "فاروق" اور "نور" اور دیگر بڑی بڑی ماہر و تعلیمیافتہ ہستیوں نے اس کتاب کو بے حد مفید اور پسند فرمایا ہے اب جبکہ میں مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے قادیان گیا تو مصباح کے دفتر میں بھی گیا۔ مجھے جناب اکمل صاحب سے یہ سنکر بہت ہی صدمہ ہوا کہ مصباح کا فنڈ بہت کمزور ہے چونکہ مجھے طبقہ نسواں کی اصلاح سے دلچسپی ہے۔ لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ مطلع کرتا ہوں کہ جو بہنیں ماہ جون میں خریدار ہونگی اُن کی خدمت میں کتاب "ہدائیت نسواں" قیمتی ۸ر رعائیتی ۵ر مفت پیش ہوگی۔ خریداری کی درخواستیں بنام مینجر اخبار مصباح قادیان جلد از جلد اور پہلی فرصت میں روانہ کردیں۔ کیونکہ صرف بیس کتابیں مخصوص کیگئی ہیں۔ فقط

نوٹ:۔ محصولڈاک ار روانہ کریں ۞ (شیخ محمد بشیر آزاد عفی عنہ انبالوی)

چین سے ایک چٹھی

از ٹینلٹسن

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

میں بخیریت تمام خدا خدا کر کے آخر چین تک پہنچ گیا۔ سنا ہے کہ حدیثوں میں لکھا ہے۔ کہ اگر مسلمان کو علم سیکھنے کے لئے چین تک بھی جانا پڑے تو چلا جاوے۔ خدا معلوم وہ کونسا زمانہ تھا بہر حال میں یہاں تک اس حدیث کو تو پورا کرچکا ہوں۔ یہ جگہ شمالی چین کا ایک حصہ ہے شنگائی سے دو دن کا راستہ ہے۔ لیکن جہاز پر چار دن لگ جاتے ہیں۔ ریل ہندوستانی ریل گاڑیوں سے اچھی نہیں۔ البتہ سیکنڈ کلاس میں رات کو سونے کا انتظام اچھا ہے۔ لیکن اس کے لئے سلیپنگ چارج زائد ہوتا ہے۔ یہ جگہ دارالخلافہ پیکن سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں بھی شنگائی کی طرح تمام یورپین اقوام نے قبضہ جما رکھا ہے۔ اور یہ شہر انگریزوں۔ فرانسیسیوں۔ جرمنوں۔ اطالیوں۔ روسیوں۔ جاپانیوں اور چینیوں کے علیحدہ علیحدہ محلے کی شکل میں آباد ہے۔ ہر محلہ میں انکی اپنی اپنی حکومت اپنی پولیس اور اپنی اپنی فوج ہے۔ اس کا نقشہ یہاں انہوں نے عجیب ہی رکھا ہے۔ ہر حکومت کی طرف سے ایک قونصل رہتا ہے۔ امریکہ نے بھی ۱۵۰۰ کے قریب فوج رکھی ہوئی ہے۔ اصل غرض اپنے اپنے ملکوں کے تجارتی فائدہ کی ہے۔ اس شہر میں بڑی تجارتی منڈیاں ہیں۔ بڑے بڑے بینک اور بڑی بڑی عمارتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنائی ہوئی ہیں۔ بمبئی۔ کلکتہ اور ہندوستان کے شہر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ میں شنگائی زیادہ عرصہ نہیں رہا۔ یہ بالکل یورپ اور امریکہ کی طرز کا ہے۔ بلکہ آجکل موسم بھی ایسا ہی ہے۔ سردی اچھی خاصی ہے۔ سنا ہے کہ گرمیوں میں گرمی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ شمالی چین میں مسلمانوں کی آبادی بھی زیادہ ہے۔ لیکن بظاہر عام لوگوں میں مسلم اور غیر مسلم میں کوئی تمیز نہیں کی جا سکتی۔ مسجدیں بھی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ میں نے زیادہ نہیں دیکھیں۔ مسلمانوں نے حکومت سے یہ لکھوا لیا ہے کہ جانور بغیر ان کے کوئی ذبح نہیں کر سکتا اس لئے تمام شمالی چین میں گوشت ذبیحہ ملتا ہے۔ مولویوں کا اچھا خاصا زور ہے۔ انہوں نے اپنا سکہ خوب بٹھایا ہوا ہے۔ ان لوگوں کا اعتقاد ان مولویوں پر بہت ہے۔ جو کچھ ان کے علما کہتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں۔ کسی شخص کو یہ اجازت نہیں کہ وہ مرغی تک خود بخود اپنے گھر میں ذبح کرے۔ یہ ایک مذہبی جرم ہے۔ اس لئے ہر مسجد ایک اچھا خاصا مذبح بنا ہوا ہے جب کسی کو کوئی جانور ذبح کرانا ہوتا ہے تو وہ مسجد میں اس کو لا کر مولوی صاحب کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ علم دین سے یہ لوگ بالکل بے بہرہ ہیں۔ البتہ ہر مولوی تھوڑی سی عربی لکھنا جانتا ہے۔ اور ان کی لکھائی کی طرز بھی عجیب ہے۔ جو عام طور پر ہم سے نہیں پڑھی جا سکتی۔ مسلمانوں کی دوکان پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ان کے مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔ تبلیغ صرف عیسائی قوم کا کام ہے۔ مسلمانوں نے غفلت اختیار کر رکھی ہے۔ عیسائی لوگ دور دور سے آ کر اپنی زندگیاں یہاں بسر کر رہے ہیں۔ ان کے مشن اچھے پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے زبان سیکھ لی ہے۔ اور اب چینی عیسائی خود بخود اُن کی مدد کرتے ہیں۔ اُن کی تعداد بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ کاش مجھے چینی زبان آتی تو میں خود بخود ہی یہاں تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیتا۔ ۔ ۔ احمدیوں کو اس طرف خیال کرنا چاہیئے۔ اور چین کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کل ایک جاپانی مسلمان کے ساتھ گفتگو ہوئی وہ لوگ بھی اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں وہاں پر بھی عیسائیت ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ احمدی جبتک چین کے مسلمانوں کو اور دوسرے لوگوں کو جو عیسائیت کا شکار ہو رہے ہیں آ کر تبلیغ نہ کریں گے۔ ان کی تبلیغ نامکمل رہے گی۔ میں انشاء اللہ چند یوم تک پیکن جاؤں گا۔ میرے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ کام کا بند و بست کر دے ؛

والسلام

استفسار

اگر کسی بہن کو چیچک کے داغ اور چھائیوں کا علاج معلوم ہو۔ تو مہربانی فرما کر اخبار "مصباح" کے ذریعے مطلع فرمائیں ؛

(۲) شہناز کا پتہ بتائیں۔ (خورشید بیگم)

مصباح:۔ پتہ یہ ہے:۔

شہناز مس خیرالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ امرؤتی برار

دلچسپ خبریں

ایک ۸۶ سالہ پرتگیز عورت کی موت حال ہی میں واقع ہوئی ہے۔ جس گاؤں میں وہ رہتی تھی۔ اس کی تمام آبادی اس کے بیٹے۔ بیٹیوں۔ پوتوں۔ پوتیوں۔ اور پڑپوتوں پر مشتمل ہے ؛

ایک جاپانی کی عمر ۱۰۰ برس کی ہے۔ مگر وہ ابھی تک ریلوے گارڈ ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ میری زندگی کا دارومدار چائے پر ہے ؛

ویلفار (اٹلی) کے ایک کسان کے پاس ایک عجیب مُرغی ہے۔ جو سال بھر انڈے دیتی رہتی ہے۔ اور ہر ایک انڈا تقریباً ۶ اونس کا ہوتا ہے ؛

اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ میں پچھلے سال چار ہزار طلاقیں دی گئیں۔ اگر قانون سخت نہ ہو تو ریاستہائے متحدہ کی طرح تعداد اور بھی زیادہ ہو جائے۔ ایک امریکن نے اپنے سب بال کٹوا دیئے اس کی بیوی کو یہ بات پسند نہ آئی۔ اور اس نے طلاق کے لئے درخواست دیدی۔ شکاگو کی ایک عورت نے اس بنا پر طلاق کی درخواست دی کہ اس کا خاوند خراٹے لیتا ہے۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو "مسز سوا اینڈ سو" کہہ کر بلایا۔ بیوی نے اسے اپنی توہین خیال کیا اور طلاق کی درخواست دیدی ؛

پیرس کے نزدیک ایک محل سے جس میں نپولین بوناپارٹ کی ملکہ جوزفائین رہتی تھی۔ ابھی تک خوشبو آتی ہے۔ حالانکہ ۱۲۰ سال ہوئے ہیں۔ کہ ملکہ نے اس مشک کو استعمال کیا تھا۔ اس کے بعد اس محل پر کئی اشخاص کا قبضہ رہا۔ مگر خوشبو باقاعدہ آ رہی ہے ؛

رُوسی فوج کے ایک کمانڈر کی بیوی میڈم فرفیڈروا کے ایک ہوائی جہاز سے ۲۱۱۶۰ فٹ کی بلندی سے ایک غبارے کے ذریعے چھلانگ لگائی اس کا دعوےٰ ہے۔ کہ اس نے بلندی کے ریکارڈ کو توڑ دیا ہے۔ میڈم فرفیڈروا کو زمین پر آنے میں ۲۲ منٹ لگے ؛

سوویٹ حکام نے مشرق بعید میں ایک آدمی کا پتہ لگایا ہے۔ جس کی بابت ریکارڈ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ سنہ ۱۷۷۹ء میں پیدا ہوا تھا۔ گویا اس وقت اس کی عمر ۱۵۶ برس کی ہے۔ وہ ابھی تک اپنے کھیتوں میں باقاعدہ کام کرتا ہے ؛

شیخوپورہ - ۲۶ راپریل - بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دو مسلمان کسان جن کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ گھی کے کچھ ٹین لے کر یہاں کی ایک آڑھت کی دوکان پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئے۔ اور ان سے اپنا گھی فروخت کرنے کو کہا۔ آڑھتیوں نے ان کا پتہ وغیرہ لکھکر گھی رکھ لیا۔ ان کسانوں نے ان آڑھتیوں سے کہا۔ کہ انہیں کچھ روپے پیشگی دیدیئے جائیں۔ تاکہ وہ گھی بکنے تک کچھ سودا وغیرہ خرید سکیں منیم نے انہیں روپے دیدیئے۔ اُن کے چلے جانے کے بعد گھی کا ایک گاہک آیا۔ اور جب آڑھتیوں نے اُسے گھی دکھانے کے لئے ٹین کھولے۔ تو ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ ان میں پانی اور پتھر کے کچھ ٹکڑے تھے۔ ان دھوکہ بازوں کی تمام شہر میں تلاش کی گئی۔ مگر ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔

تنجور ۵ رمئی۔ تنجور کے قریب ایک گاؤں ونایک میں ایک دلچسپ واقعہ ہؤا۔ ایک لڑکے کی شادی کی رسم کی تمام تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ جب شادی کا وقت آیا۔ تو دولہے سے کہا گیا۔ کہ وہ اپنا جوتا اتار دے۔ مگر اُس نے انکار کر دیا۔ جس پر شادی کی رسم بند کر دی گئی اور تمام کیا کرایا دھرا رہ گیا۔ برات والے اپنا سامنہ لیکر واپس چلے گئے۔ تامل برہمنوں میں یہ رواج ہے۔ کہ دولہا کے گلے میں منگل گوتر ڈالنے سے پیشتر گھر کی تمام عورتیں دولہن اور دولہا کے پاؤں کو چھوتی ہیں اور ان پر دودھ پانی میں ملا کر چھڑکتی ہیں۔ یہ رسم ادا کرنے کے لئے دولہا سے کہا گیا۔ کہ وہ جوتا اتار دے مگر اُس نے انکار کر دیا۔ لڑکی والوں نے کہا کہ جبتک یہ جوتا نہ اتارے گا۔ شادی کی رسم ہرگز ادا نہیں کیجا سکتی۔

(لدھیانہ ۳ رمئی) آج سشن جج کی عدالت میں ایک ساٹھ سالہ بوڑھی عورت کے خلاف عید کے روز ایک نو سالہ مسلم لڑکی کو سونے کے زیورات حاصل کرنے کے لئے گلا گھونٹ کر ہلاک کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ استغاثہ کے مطابق مقدمہ کے واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ متوفیہ جنتی نے عید کے روز بہت سے زیورات پہنے۔ لڑکی اچانک غائب ہو گئی۔ گھر والوں نے ہر چند تلاش کی۔ اور جب کوئی پتہ نہ لگا۔ تو پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اس اثناء میں متوفیہ کی ماں کو پتہ لگا کہ لڑکی نے جو زیور پہن رکھے تھے۔ وہ مسمات کے پاس ہیں۔ پولیس کے روبرو عورت اور اس کے خاوند نے زیورات پیش کر دیئے۔ اور لاش کا پتہ بتا دیا۔ ایک پانچ سالہ لڑکا بطور عینی شاہد پیش ہؤا۔

شیخوپورہ۔ ۲ رمئی کل پرانے شہر کے عین درمیان میں آگ لگ گئی۔ نوجوانوں نے نہایت جوانمردی سے کام لیکر عورت اور دو بچوں کو جو آگ کے شعلوں میں گھر گئے تھے۔ باہر نکال لیا۔

مصباح کا چندہ جن مصباح کے خریداروں نے ابھی تک چندہ سالانہ ادا نہیں کیا مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا تاکہ دوبارہ "وی۔پی" نہ کرنا پڑے۔ مضامین نگار اپنے اپنے مضامین بھیجتے رہیں۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں!

۴۳۱۶ میں کہ مساۃ عائشہ بی بی بنت حکیم شیخ احمد صاحب قوم آوان عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن بھیرہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بھلوال ضلع شاہپور سرگودہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳-۳-۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف ایک طلائی ہار ہے۔ جس کی قیمت یکصد بیس روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو بھی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنی جائیداد مذکورہ کے ۱/۴ حصہ میں سے داخل خزانہ کرونگی۔ تو اس کی رسید لوں گی۔ جو اصل رقم وصیت کردہ مذکورہ سے منہا تصور ہو گی:۔

العبد:۔ عائشہ بی بی نشان انگوٹھہ: گواہ شد:۔ ایچ۔ ایم مرغوب اللہ احمدی محاسب جماعت احمدیہ پشاور: گواہ شد:۔ عبد الحمید احمدی محلہ نوشہر پشاور:

۴۳۱۷ میں کہ آمنہ بیگم زوجہ مولوی محمد حسین قوم سید عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لدھیانہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹-۳-۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ کہ اس وقت میرا زیور طلائی قیمتی مبلغ پانسو بارہ ۵۱۲/- روپیہ کا ہے۔ اور مہر مبلغ سات سو پچاس روپے کا ہے۔ ۷۵۰/- روپیہ اور زیور نقری قیمتی مبلغ بارہ روپے کا ہے۔ کل رقم مبلغ بارہ سو چوہتر روپے۔ ۱۲۷۴/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے علاوہ میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اسکا بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت منصوبہ ہو گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی:۔

گواہ شد:۔ محمد حسین عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی۔۔

حسن خوبصورتی اور چہرے کے امراض کی لاثانی دوا

فیسرین رجسٹرڈ

گندرا ہوا جمال دلاتی ہے فیسرین
امراض جڑھ سے اڑاتی ہے فیسرین
دھبہ رہے نہ داغ چھائیاں ہے نہ کیل
اجزائے پاک زود اثر بوئے جانفزا
جو نوجواں کیلوں سے تنگ آئے ہوں انہیں
آپ اس کو ایک بار ضرور آزمائیے

بیشک عجب کمال دلاتی ہے فیسرین
کیلوں کو چھائیوں کو مٹاتی ہی فیسرین
بگڑے ہوے رخوں کو بناتی ہے فیسرین
ان خوبیوں سے دل کو لبھاتی ہے فیسرین
خوشخبری علاج سناتی ہے فیسرین
تاثیر ایک پل میں دکھاتی ہے فیسرین

قیمت:۔ فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی مکتسر ضلع فیروزپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۵

ٹیبل کلاتھ کیلئے

پھول۔

خوبصورت پھول

راقمہ مبارکہ سلطان بنت
ذوالفقار حسین صاحب مرحوم
دہلی

پھول

خوبصورت پھول

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah